روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۲۵۔ ذیلقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۹۔ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۹۔ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب عقل لوگوں کی دُعا

"(ہمیں نیکوں میں شامل کر کے وفات دینا) کی دعا صاحب عقل لوگوں کی دعا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ بُرائیوں کا زندگی کا ساتھ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ گر بھی جائیں تو دوبارہ بھی آجاتی ہیں۔ آخری فیصلہ اس وقت ہوگا جب انسان واپس جا رہا ہوگا۔ اس وقت اگر خدا کی رضا کی نگاہیں پڑ رہی ہوں۔ اگر اس کے نزدیک اس وقت انسان نیکوں میں شمار ہو چکا ہوگا تو زندگی کا مقصد پورا ہو گیا"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمّت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھالیں، یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلّہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیالِ خویش باخدا بننا چاہتے ہیں، لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے، انسانیت بھی جاتی رہتی ہے، لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۳۳)

"خدا کی محبّت ایک ایسی شئے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّیٰ انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سُنتا ہے جو پہلے نہیں سُنتا تھا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے، اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا، لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا، یا اگر سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں، تو کیا فائدہ تھا؟ مگر نہیں، یہ بات نہیں ہے اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیّا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا، تو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا، تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۳۴-۲۳۵)

ربوہ: ۷ر جون۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ میں نمازوں کے اوقات میں دکانوں پر بیٹھے رہنے والوں کو نمازوں کی ادائیگی کی تلقین فرمائی۔ مولانا نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ایک خاص مقام ہے اور احمدیوں کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ وہ احمدیت کے معیار پر پورے اتریں۔ انہوں نے دکانداروں اور دیگر ایسے افراد کو جو نمازوں کے اوقات میں دکانیں کھلی رکھتے ہیں اس طرف متوجہ کیا کہ کسی دن وہ اس بات پر سنجیدگی سے غور تو کریں کہ نماز کے وقت دکان کھلی رکھ کر انہوں نے کتنا متاع کمایا۔ اور نماز چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی کتنی ناراضگی مول لی! مولانا نے اس طرف متوجہ فرمایا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وفا کا ایک عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ہمیں خوفِ خدا سے کام لیتے ہوئے اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ آخر میں انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ دکاندار احباب ان باتوں پر سنجیدگی سے توجہ دیں گے اور نمازوں کا التزام کریں گے۔

اپنی کوشش اور محنت پر ذرا بھی تکبّر نہ کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمرؓ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"مَیں نے کسی بات پر کہا تھا کہ خدا کے فضل اور کرم سے ہمیں اس قدر کامیابی ہوئی ہے اس پر ایک شخص نے کہا ہے کہ خدا کا فضل کیا ہوتا ہے۔ دیکھو مَیں نے بازو کے زور سے تیس ہزار روپیہ چند دنوں میں جمع کر لیا ہے۔ لیکن مَیں پھر یہی کہتا ہوں۔ اس کہنے والے کا بازو فانی ہے جو ایک دن فنا ہو کر رہے گا۔ اور ہم دیکھیں گے کہ اس دعوے کے بعد وہ کس قدر کماتا اور روپے جمع کرتا ہے اور کس قدر اسے کامیابی ہوتی ہے۔ اس نے تو آج سے پہلے جو کچھ دیکھا ہے وہی اس کے لئے کافی تھا۔ کیونکہ ایک وہ وقت تھا جبکہ یہ لوگ جماعت میں بڑے معزز سمجھے جاتے تھے۔ لوگ ان کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن جب انہوں نے گھمنڈ کیا اور کہا کہ ہم نے یہ خدمتیں کی ہیں۔ ہمارا سلسلہ پر یہ احسان ہے تو خدا تعالیٰ نے ان کو نکال کر باہر کر دیا اور کہا کہ احسان تو ہمارا تم پر تھا۔ لیکن تم نے گھمنڈ کیا اور الٹا ہم پر احسان جتلایا۔ اس لئے جاؤ دُور ہو جاؤ۔ اس خودسری اور گھمنڈ کی وجہ سے وہ جماعت سے نکلے تھے لیکن وہ پھر بھی نہیں سمجھتے نادان انسان کہتا ہے کہ مَیں ہی سب کچھ کرتا ہوں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں کرتا۔ اور انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام کامیابیاں اور نصرتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی جب پوچھا گیا کہ آپ کی نجات اعمال سے ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں خدا کے فضل سے ہوگی (بخاری کتاب الرقاق باب القصد و المداومۃ علی العمل) پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات فضل سے ہوگی تو اور کون ہے جو اپنے اعمال پر بھروسہ رکھ سکے۔ اگر کوئی اعمال کرتا ہے تو وہ بھی خدا کے فضل اور توفیق سے کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۹۔ جون ۱۹۹۱ء

خدا تعالیٰ سے مصالحت

کہتے ہیں اخبارات نہ پڑھو۔ ریڈیو نہ سنو۔ ٹیلی ویژن نہ دیکھو۔ تو یوں لگتا ہے کہ دنیا جنت ارضی ہے۔ ہر طرف امن ہی امن ہے۔ نہ کسی جھگڑے کی خبر نہ کسی لڑائی کا ذکر۔ نہ قحط سالی کا خیال نہ اقتصادی بد حالی کا۔ لیکن یہ حقیقی امن نہیں ہے۔ یہ صرف حالات سے بے خبری ہے۔ اور بے خبری کا امن نہ صرف مفید نہیں بلکہ بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔ اخبارات پڑھے جائیں۔ ریڈیو سنا جائے۔ ٹیلی ویژن دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے ہر طرف بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ مُوتا مَوتی لگی ہوئی ہے۔ لڑائیاں بھی ہیں جھگڑے بھی ہیں۔ بد حالی بھی ہے قحط سالی بھی ہے۔ اور یہ باتیں سُن کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ جس دنیا میں ہم زندگی گذار رہے ہیں یہ رہنے کے بھی قابل ہے یا نہیں۔ ہر شخص ہر وقت مصائب کا سوچتا ہے اور مشکلات سے ڈرتا ہے۔ ملک ملک پر چڑھائی کر رہا ہے۔ ملک ملک میں افراتفری ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود انسان اپنی سنگدلی سے باز نہیں آتا۔ قتل و غارت بھی کرتا ہے اور لوٹ مار بھی۔ بڑے بڑے دائرہ کار تو اپنی جگہ پر چھوٹے چھوٹے دائرہ کار میں بھی انسان نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔ اور یہ سب باتیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ مصائب کے گھٹا ٹوپ بادل سنگدلوں کو چھاتہ مہیا کر رہے ہیں وہ اپنے اپنے افعال میں کوئی کمی نہیں کر رہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ باوجود مصائب پر مصائب آنے کے ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عُجب و نخوت سے کام لے رہے ہیں۔ نادان کب تک اس بے فکری میں بسر کریں گے تاوقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے۔ اپنی بُری کرتوتوں سے باز نہیں آتے اور خدا تعالیٰ سے مصالحت نہیں کرتے یہ بلائیں اور مصیبتیں دُور نہیں ہونے کی۔ مَیں نے دیکھا ہے اور خوب غور کیا ہے کہ قحط کے دنوں میں لوگوں نے ذرا بھی قحط کی مصیبت کو محسوس نہیں کیا۔ شراب خانے اسی طرح آباد تھے۔ اور بدکاریوں اور بدمعاشیوں کے بازار برابر گرم تھے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق نہ جوڑے اس کے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا نہیں ہو سکتی۔ کہ بنی نوع انسان آرام اور امن کی زندگی گذارے وہ کسی کے دُکھ درد کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔

ابھی سے شدّتِ گرما کی ہے یہ کیفیت
ہَوا نہیں ہے تو پتّہ بھی ہِل نہیں پاتا
غریبِ شہر کا ہر حال میں ہے حال بُرا
کسی طرح بھی سکوں اس کو مِل نہیں پاتا

ابوالاقبال

○

جو کرن کو دیکھ کر محسوس کر لیں آفتاب
انکی راتوں سے اٹھا دیتے ہیں ظلمت کے نقاب

مَیں سرابوں میں پہنچ جاؤں تو چشمے ہوں رواں
انکے سائے سے بنے ہیں انکے چشمے بھی سراب

ہر غلط قول و عمل پر انکی دوری کی ہے چھاپ
انکی نظروں میں رہوں تو کامران و کامیاب

راستے روشن ہوئے ان کی نگاہِ لُطف سے
دامنِ رحمت میں اگر کھُل گیا اک اور باب

ہم نے ذرّوں کو جِلا دے کر ستارے کر دیا
تُو جو چاہے تو ستاروں کو بنا دے ماہتاب

دیس اور پردیس کی تقسیم سے واقف نہیں
دل سمجھتا ہے کہ ہر خطّہ ہے آپ اپنا جواب

میرا اقرارِ گنہگاری پسند آ جائے گا
داورِ محشر اگر لینے لگا میرا حساب

آبلوں سے دوستی کا کون دَم بھرتا پھرے
کون صحراؤں میں ہوتا ہے کسی کا ہمرکاب

چاند راتوں میں کنارِ آب جو، ہم اور تم
اُور کیا ہے زندگی کی آرزوؤں کا شباب

قریہ قریہ ہم نے طرحِ گفتگو ڈالی نسیم
گاؤں گاؤں نے ہمارے ہاتھ میں دیکھی کتاب

نسیم سیفی

نماز کیا ہے؟

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"نماز کیا ہے؟ ایک دُعا جو درد سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ بد خیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ کے لطیف اور سمیع ہونے کی دلیل کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے مدین سے مصر آتے وقت ایک آگ دیکھی اور اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ میں اس آگ کی طرف جاتا ہوں اور یا تو میں اس آگ کے پاس سے کوئی خبر لاؤں گا۔ یا تمہارے لئے کوئی ایسا انگارہ لاؤں گا جس سے تم آگ سینک سکو۔ قبس کا لفظ اس جگہ شہاب کا بدل ہے۔ یعنی شہاب سے میری مراد قبس ہے اور چونکہ یہاں نار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک روحانی نظارہ تھا۔ جسمانی نظارہ نہیں تھا۔ مادی آنکھ سے دیکھنے والا کبھی یہ نہیں کہا کرتا کہ میں نے "ایک آگ" دیکھی ہے بلکہ وہ یہ کہا کرتا ہے کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ اسی طرح مادی آنکھ صرف ایک شخص کو نظر نہیں آتی بلکہ سب لوگوں کو نظر آتی ہے۔ مگر یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ وہ مجھے نظر آتی ہے جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ آگ آپ کے باقی ساتھیوں کو نظر نہیں آتی تھی۔ یعنی اشارہ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کشفی طور پر ایک آگ کا نظارہ دیکھا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس نظارہ کے دکھانے سے خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ میں اس آگ تک جاؤں۔ سو میں اس آگ تک جاؤں گا۔ اور چونکہ وہ آگ ایک کشفی نظارہ تھا اور کشفی طور پر آگ دیکھنے سے مراد ہدایت ہوتی ہے۔ اور ہدایت یا دیکھنے والے کے لئے مخصوص ہوتی ہے یا ساری قوم کیلئے عام ہوتی ہے اور ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتہ نہیں تھا کہ جو انکشاف مجھ پر ہونے والا ہے وہ میرے لئے مخصوص ہے یا میرے خاندان اور قوم کے لئے عام ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے اہل سے کہا کہ اگر وہ ہدایت صرف میرے لئے مخصوص ہوئی تو میں اس کی خبر تمہیں آ کر سناؤں گا اور اگر وہ ہدایت ایسی ہوئی تو مجھے دوسروں تک بھی پہنچانے کا حکم ہوا تو میں اس میں سے کوئی انگارہ تمہارے سینکنے کے لئے بھی لے آؤں گا یعنی کچھ تعلیم اس میں سے تم کو بھی سناؤں گا تاکہ تم اس سے روحانی سردی دور کرو۔ اس جگہ جو قبس وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں یہ بھی حقیقی آگ پر دلالت نہیں کرتے کیونکہ جب کسی چیز کو کسی اور چیز سے تشبیہہ دی جاتی ہے تو اس کی صفات کو بھی اس کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی کو شیر کہیں تو یہ نہیں کہیں گے کہ وہ شیر کی طرح تقریر کرتا ہے بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ شیر کی طرح چنگھاڑتا ہے۔ پس چونکہ اس جگہ جلوہ الٰہی کا نام آگ رکھا گیا تھا۔ اس لئے آگے اس کے آثار وغیرہ کا نام بھی انگارہ رکھا گیا۔ پس اس جگہ آگ اور انگارے سے مراد وہ نور الٰہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا اور چونکہ اب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کامل وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ آیا جو نور ان کو نظر آیا ہے صرف ان کی ذات کے لئے ہے یا ان کے خاندان اور قوم کے لئے بھی ہے۔ یعنی یہ جلوہ جو دکھا دیا ہے یہ جلوہ نبوت ہے یا جلوہ ولایت۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ آگ کے پاس جا کر یا تو میں کوئی خبر لاؤں گا۔ یعنی تم کو یہ بتا دوں گا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل نازل فرمایا ہے اور اگر وہ نور خاندان اور قوم کے لئے ہوا۔ یعنی یہ جلوہ جلوہ ولایت نہ ہوا بلکہ جلوۂ نبوت ہوا اور مجھے حکم ہوا کہ دوسروں کو بھی تعلیم دو۔ تو میں ایسی تعلیمات لاؤں گا جس سے خاندان اور قوم فائدہ اٹھائے۔ اور ان سے گرمی حاصل کرے۔

اپنے رشتہ داروں کو ہوشیار کر کے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پہنچے جہاں ان کو وہ نظارہ دکھایا گیا تھا۔ تو ان کو الہام ہوا یعنی جو شخص اس آگ میں ہے اسے بھی برکت دی گئی ہے اور جو اس کے ماحول میں ہے اسے بھی برکت دی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے اسکے یہ معنے کئے ہیں کہ اس آگ میں اللہ تعالیٰ کا وجود تھا اور تورات نے بھی یہی نظریہ پیش کیا ہے چنانچہ خروج باب ۳ میں لکھا ہے کہ خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے میں اس پر ظاہر ہوا۔ اس نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا۔ تب موسیٰؑ نے کہا کہ میں اب نزدیک جاؤں اور اس بڑے منظر کو دیکھوں کہ یہ بوٹا کیوں نہیں جل جاتا۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آیا تو خدا نے اس بوٹے کے اندر سے پکارا اور کہا کہ اے موسیٰؑ! اے موسیٰؑ! وہ بولا میں یہاں ہوں۔ تب اس نے کہا یہاں نزدیک مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اتار کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے (خروج باب ۳ آیت ۲ تا ۵)۔

مگر قرآن اس نظریہ کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر ہم نے یہ الہام نازل کیا کہ (ترجمہ) وہ جو اس آگ میں ہے اسے بھی برکت دی گئی ہے اور اس کے ماحول کو بھی برکت دی گئی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ دوسروں کو خود برکت دیتا ہے اسے کوئی اور برکت نہیں دیتا گویا وہ تبارک تو کہلا سکتا ہے۔ مگر بورک نہیں کہلا سکتا۔ پس یہ معنے کہ (جو آگ میں ہے) سے خدا تعالیٰ مراد ہے کسی صورت میں بھی درست نہیں ہو سکتے۔

پھر بعض لوگوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے (برکت دیا گیا) کا لفظ بولنا جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو برکت نہیں دی جاتی بلکہ وہ خود برکت دیتا ہے۔ فی کے معنے پیچھے کے کئے ہیں اور مراد یہ لی ہے کہ وہ شخص جو اس آگ کے پیچھے آ رہا ہے یا اس کی تلاش میں ہے۔ اسے برکت دی گئی ہے۔ مگر یہ معنے محاورہ کے خلاف ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فی کے معنے پیچھے کے بھی آتے ہیں۔ مگر یہ معنے ایسے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں جبکہ فی کے بعد کسی روحانی یا معنوی چیز کا ذکر ہو۔ ایسے موقع پر استعمال نہیں کئے جاتے جبکہ اس کے بعد اشیاء یا اشخاص کا ذکر کیا گیا ہو۔ اور چونکہ مفسرین اس آگ کو جسمانی آگ قرار دیتے ہیں اور جسمانی چیز کے لئے جب فی کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے معنے پیچھے کے نہیں ہوتے اس لئے یہ معنے بھی درست نہیں سمجھے جا سکتے۔

پھر بعض لوگوں نے فی کے معنے قرب کے کئے ہیں اور (آگ میں) کے معنے آگ کے قریب ہونے کے لئے ہیں۔ اور (جو اس کے ماحول میں ہے) کو اس کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ حالانکہ (اور جو ماحول میں ہے) کے الفاظ میں ان معنوں کو رد کر رہے ہیں کیونکہ خود (جو اس کے ماحول میں ہے) کے معنے بھی قریب کے ہیں۔ اور دو الفاظ سے ایک ہی مفہوم کو ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس یہ معنے بھی صحیح نہیں۔

پھر بعض لوگوں نے کہا کہ مَن کا لفظ عام طور پر ذی عقل وجودوں کی طرف اشارہ کرتا ہے مگر اس جگہ مَن سے مراد لا یعقل اشیاء ہیں۔ اور مراد یہ ہے کہ وہ لکڑیاں جو اس آگ میں ہیں اور اس کے ارد گرد کی جگہ بھی الٰہی تجلی کی وجہ سے بابرکت ہو گئی ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ سب معانی غلط ہیں اور صرف نار سے دھوکا کھا کر کئے گئے ہیں چونکہ انہوں نے نار کو جسمانی نار سمجھا اس لئے وہ ان مشکلات میں گرفتار ہو گئے لیکن جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں نار کے لفظ سے ثابت ہے کہ یہ نظارہ مادی آگ کا نہیں تھا بلکہ روحانی نار کا تھا اور جب اس آگ کو روحانی آگ قرار دے دیا جائے اور آگ سے مراد محبت الٰہی کی آگ سمجھ لیا جائے تو اس آگ کا مفہوم سمجھنے میں کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ کشف یا خواب میں آگ دیکھنے سے مراد ہمیشہ محبت الٰہی کا جذبہ ہوتا ہے۔ پس بورک کے لفظ سے نہ خدا تعالیٰ مراد ہے نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مجسم نہیں اور نہ اس کو کوئی برکت دیتا ہے اور نہ (برکت دیا گیا وہ جو آگ میں ہے) سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ بلکہ اس آیت میں ایک عام قانون الٰہی بیان کیا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو محبت الٰہی کی آگ میں جل رہا ہو اس کو برکت دی جاتی ہے۔ اس طرح نہ تو فی کے معنوں کا جھگڑا رہتا ہے۔ نہ مَن کے معنوں کا نہ بورک کی ترکیب کا اور آیت بالکل حل ہو جاتی ہے اور (جو اس کے ماحول میں ہے) کے معنے بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یعنی جو شخص محبت الٰہی کی آگ میں پڑا ہوا ہو۔ نہ صرف اس کو برکت دی جاتی ہے بلکہ اس کے ہم صحبت بھی برکت پاتے ہیں۔ محبت کو دنیا کی تمام زبانوں میں آگ سے تشبیہہ دی جاتی ہے اور رؤیا اور کشوف میں بھی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آگ میں جلتا ہوا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ وہ عشق الٰہی کے مقام کو حاصل کرے گا۔ (جو آگ میں

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

میر غلام احمد نسیم

محترم سید شمس الحق صاحب

معاون مفتی

بہت دنوں کی بات ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب کا ایک مضمون پڑھا تھا۔ اس مضمون کی تمہید میں جو انہوں نے لکھا ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں ہی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے لکھتے ہیں "لوگ بادشاہوں اور امیروں کے قصیدے اور مرثیے لکھتے ہیں نامور اور مشہور لوگوں کے حالات قلمبند کرتے ہیں۔ میں ایک غریب سپاہی کا حال لکھتا ہوں۔ اس خیال سے کہ شاید کوئی پڑھے اور سمجھے کہ دولت مندوں، امیروں اور بڑے لوگوں ہی کے حالات لکھنے اور پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے بلکہ غریبوں میں بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی سبق آموز ہو سکتی ہے اور انسان کا بہترین مطالعہ انسان ہے اور انسان ہونے میں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں۔"

آج جس دوست کے کسی قدر حالات لکھنے مقصود ہیں ان کی تصویر بھی کچھ اسی قسم کی ابھرتی ہے۔ بے نفس، بے لوث اپنے کام سے غرض، دنیاوی جھگڑوں سے کوسوں دور رہنے والے ہمارے رفیق سید شمس الحق گذشتہ سال ۱۹ اپریل ۱۹۹۰ء کی شب ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔

۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں داخلے کے ساتھ نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس زمانہ میں جامعۃ المبشرین میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے مولوی فاضل یا اس کے مساوی کسی امتحان کا پاس کرنا ضروری ہوتا تھا۔ اس لئے اکثر طلبہ جامعہ احمدیہ سے ہی مولوی فاضل پاس کر کے داخل ہوا کرتے تھے۔ اس سال بھی ایسا ہی ہوا۔ گویا کالج نیا لیکن چہرے وہی جانے پہچانے۔ ماحول نیا لیکن ہمجولی وہی پرانے۔ نئے ولولوں اور نئی امنگوں کے جلو میں تدریس کا آغاز ہوا ہی تھا کہ اسی دوران ایک نیا چہرہ دیکھنے میں آیا۔ ہم سب حیران کہ گذشتہ چھ سال کے تعلیمی دورانیہ میں کبھی نہیں دیکھا۔ اب نہ جانے کہاں سے وارد ہوا ہے۔ مولوی فاضل ہے بھی یا نہیں اور اگر ہے تو کس درسگاہ سے یہ امتحان پاس کیا ہے اور اگر نہیں تو جامعۃ المبشرین میں کیسے داخلہ مل گیا۔ غرض طرح طرح کے سوالات گردش کرنے لگے۔ یہ نووارد سادہ لباس۔ سادہ عادات۔ کم آمیز۔ کم گو میانہ قد گویا کہ ہر چیز ہی میانہ روی پر مشتمل تھی اور پھر ہم میں آہستہ آہستہ گھل مل گیا۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ نام نامی سید شمس الحق ہے اور ڈھبیل کے دینی مدرسہ سے حدیث میں خصوصی تعلیم حاصل کر کے سند لی ہے

سید شمس الحق جامعۃ المبشرین میں ہمارے بعد آئے لیکن دنیا کو چھوڑنے میں سبقت لے گئے۔ ۱۸ اپریل ۱۹۹۰ء کا دن خیریت سے گذارا رات کو دل نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ دس ساڑھے دس بجے شب دل کی تکلیف شروع ہوئی اور اسی شب تین بجے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔

سید شمس الحق صاحب اپنے ننھیال موضع بھقولی منگھیر ضلع بہار میں ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی اپنے والد حکیم عبدالہادی صاحب سے حاصل کی خاندانی روایات کے مطابق حکیم عبدالہادی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ہی آپ کی بیعت بذریعہ خط کی تھی۔ گویا آپ نے احمدیت کی آغوش میں ہی جنم لیا اور پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد سکول میں داخل ہوئے۔ پھر جامعہ اسلامیہ ڈھبیل ہو کہ دینی مدرسہ ہے) میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۵۴ء میں جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا۔ شاہد کے امتحان کی تیاری کے ساتھ ساتھ مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ ۱۹۶۰ء میں شاہد پاس کیا اور لاہور میں بطور مربی تقرر ہوا۔ اسی دوران دارالافتاء صدر انجمن میں ایک آسامی منظور ہوئی جس کے لئے یہ شرط قرار پائی کہ اس آسامی پر ایسے شخص کی تقرری کی جائے جو دینی تعلیم میں وافر حصہ رکھتا ہو تاکہ افتاء کے کاموں میں مدد دے سکے چنانچہ اس آسامی پر تقرری کے لئے ان کا انتخاب ہوا اور وہ دارالافتاء سے وابستہ ہو گئے اور وقت واپسی تک اسی دفتر میں بطور معاون مفتی کے خدمات سرانجام دیں۔

اکتوبر ۱۹۸۹ء میں حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ کا کینیڈا میں انتقال ہونے پر لواحقین نے فیصلہ کیا کہ جنازہ ربوہ لایا جائے۔ جنازہ ربوہ لانے میں کم و بیش پانچ دن لگ گئے۔ تجہیز و تدفین کے جملہ انتظامات میں انہوں نے بڑی ہی تندہی اور وفا شعاری سے کام کیا۔ جنازہ پہنچنے میں ابھی دو روز باقی تھے کہ ایک دن کچھ نڈھال سے دکھائی دیئے۔ میں نے پوچھا آپ نڈھال سے دکھائی دیتے ہیں طبیعت تو ٹھیک ہے کہنے لگے "ملک صاحب کی وفات کا صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ دل چاہتا ہے جی بھر کے روؤں۔"

کم و بیش تیس سال دارالافتاء سے ہی وابستہ رہے اور بڑی محنت اور وفا شعاری سے مفتی سلسلہ کے ساتھ تعاون کیا۔ دفتری کاموں کے علاوہ علمی کاموں میں بھی حضرت ملک سیف الرحمن صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ حدیقۃ الصالحین کی تدوین و تالیف میں پورا تعاون کرتے رہے۔ چنانچہ "حدیقۃ الصالحین" کی اشاعت اول کے پیش لفظ میں حضور ایدہ اللہ (حضور اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے) نے فرمایا:

"اس کتاب کی تیاری کے دوران مکرم و محترم ملک سیف الرحمن صاحب کے علاوہ مکرم و محترم سید شمس الحق صاحب شاہد کارکن دفتر افتاء کی محنت کا بھی بہت دخل ہے۔ انہوں نے دفتری اوقات کے بعد اپنے فارغ وقت کا ایک قابل ذکر حصہ لمبے عرصہ تک اس کام کے لئے وقف کئے رکھا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت محنت اٹھائی۔" (پیش لفظ صد)

مسلسل مطالعہ اور حوالجات کی تلاش میں مسلسل محنت سے کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ فقہ اور حدیث کے بارے میں جب بھی کسی حوالہ کی ضرورت پڑتی بڑی آسانی سے بتلا دیتے تھے۔

حضرت ملک سیف الرحمن صاحب (وفات اکتوبر ۱۹۸۹ء) سے قبل پانچ سال تک کینیڈا میں مقیم رہے اور وہاں سے بھی وہ مسلسل حوالجات اور دوسرے علمی کاموں کے سلسلے میں مواد بھجوانے کے لئے انہیں لکھتے اور وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کام سرانجام دینے میں مصروف دکھائی دیتے کبھی خلافت لائبریری میں ہوتے اور کبھی جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں نظر آتے۔ سات سمندر پار بیٹھے ہوئے مجاز افسر کے حکم کی تعمیل میں یوں سرگرداں دیکھ کر حیرانی ہوتی اور یہ احساس ابھرتا کہ کہاں افسر کی موجودگی میں ماتحت کام کرنے والے اس کی پرواہ نہیں کرتے اور وقت گذاری کے لئے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں اور کہاں سید شمس الحق کہ جوں ہی کوئی چٹھی ملی کہ فلاں فلاں حوالہ تلاش کر کے بھجواؤ تو وہ کبھی کسی لائبریری میں اور کبھی کسی لائبریری میں پہنچے ہوتے اور محنت سے حوالے تلاش کر رہے ہوتے۔ اس سلسلہ میں دوسروں سے مدد لینے کو بھی کبھی اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ حضرت ملک صاحب بھی ان پر پورا اعتبار کرتے۔ بیرون ملک قیام کے دوران انہوں نے اپنے تمام لین دین اور دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے انہیں پورے اختیارات دیئے ہوئے تھے۔ اور وہ بھی ان جملہ کاموں کو بڑی دیانتداری سے انجام دیتے رہے۔ ملک صاحب کی تجہیز و تدفین کے بعد ان کی بیگم کچھ عرصہ ربوہ میں اپنے کوارٹر میں مقیم رہیں۔ انہیں ہر قسم کی سہولت پہنچائی اور پورا تعاون کیا پھر وہ کینیڈا روانہ ہو گئیں اور یہ اپنے گھر واقعہ دارالعلوم شرقی منتقل ہو گئے۔ اپنے گھر پر منتقل ہونے پر ملک صاحب کے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"خاکسار ۲۹ مارچ کو اپنے مکان واقعہ دارالعلوم منتقل ہو گیا ہے۔ اس کوارٹر میں جب تک رہا کافی آرام پایا۔ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب ... کے درجات بلند کرے ان کی وجہ سے کافی عیش کی ہر طرح سہولت رہی۔ آپا کے ساتھ بھی اچھا وقت گذرا۔ آپا کے جانے کے بعد اس مکان میں طبیعت بہت اداس اور غمگین رہنے لگی۔ اس وجہ سے جلد کوارٹر خالی کر دیا۔ ویسے بھی محترم ملک صاحب کی وفات کا صدمہ ابھی تک ہلکا نہیں ہوا ہے۔"

یہ تحریر انہوں نے ۳ اپریل ۱۹۹۰ء کو لکھ کر مجھے دی کہ ڈاک کے ساتھ ارسال کر دی جائے۔ اس سے ان کے اخلاص کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ اداسی کیوں تھی۔ اپنے گھر میں منتقل ہونے اور اس تحریر کے لکھنے کے کم و بیش ڈیڑھ ماہ بعد ہمیشہ قیام والے ٹھکانے کی طرف خاموشی سے منتقل ہو گئے۔

ایک سال میں کون کون اغواء ہوا؟

ہر روز ہزاروں بے گناہ اور معصوم لوگوں کو اغوا کر لیا جاتا ہے۔ بعض بچوں کو اغوا کرنے کے بعد تاوان طلب کیا جاتا ہے۔ بعض خواتین کی آبروریزی کی جاتی ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب کوئی بچہ، عورت، مرد یا نوجوان اغوا نہ ہوتا ہو۔ ان اغوا ہونے والوں کی تعداد لاکھوں ہے۔ بے شمار ایسے افراد بھی ہیں جنکے اغوا کی خبر نہ تو اخبارات میں شائع ہوتی ہے اور نہ لوگ ڈر کے مارے مقدمہ درج کراتے ہیں صرف گذشتہ ایک سال میں اغوا ہونے والے لوگوں کی تعداد ۳۷۰۰۰ ہے یہ ایسے لوگ ہیں جن کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں۔ جنگ جمعہ میگزین ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صالحہ لقمان

ایک سفر ایک تجربہ

شاید رومانیہ ROMANIA کے نام میں کچھ ایسی کشش تھی کہ ہمیں اس ملک کو دیکھنے کا بیحد شوق تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۶ء میں ہم نے بذریعہ کار اس ملک کا سفر کیا۔ وہاں جو کچھ دیکھا وہ ہمارے تصورات اور توقعات سے اتنا مختلف تھا کہ یہ سفر ایک یادگار تجربہ بن گیا۔

واضح رہے کہ رومانیہ مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے جس کی سرحدیں بلغاریہ، یوگوسلاویہ، ہنگری اور روس سے ملتی ہیں۔ اس کا رقبہ ۲۳۷،۵۰۰ مربع میل اور آبادی ۲۲،۰۰۰،۰۰۰ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ملکی زبان رومانین ROMANIAN ہے جو LATIN سے نکلی ہے۔ چونکہ عوام کا باہر کی دنیا سے بہت کم رابطہ ہے۔ اس لئے بہت کم لوگ انگریزی یا کوئی اور زبان سمجھتے ہیں۔ یہاں ۱۹۴۴ء سے سوشلسٹ حکومت قائم ہے۔ ان کے صدرِ مملکت کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ دوسرے کمیونسٹ ملکوں کی طرح یہاں بھی عوام پر بہت سی پابندیاں عائد ہیں۔ اپنے مختصر قیام میں ہی اندازہ ہوگیا کہ یہ لوگ اس بنیادی آزادی سے محروم ہیں جسے دوسری قومیں اپنا پیدائشی حق سمجھتی ہیں۔

جب ہم رومانیہ کی سرحد کے قریب پہنچے تو دوپہر کے تین بجے ہونگے۔ دھوپ جوبن پر تھی۔ ہم شوق اور دلچسپی سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ اس سے پہلے ایک اور سوشلسٹ ملک ہنگری جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی تھی اور ہم اپنے قیام سے بہت لطف اندوز ہوئے تھے۔

رومانیہ کی سرحد پر وقت بچانے کے لئے ہم نے لندن سفارت خانے سے ویزا اور تمام ضروری کاغذات حاصل کر لئے تھے۔ ہم نے بچیوں سے کہا کہ جلد ہم رومانیہ میں داخل ہونگے۔ کسٹم کی چوکی سے تقریباً ½ میل پر ہمیں رکنا پڑا۔ تاحدِ نظر کاروں اور کاروانوں کی قطار تھی۔ پہلے تو ہم سمجھتے رہے کہ کسی وجہ سے ٹریفک رک گئی ہے۔ لیکن جلد اندازہ ہوگیا کہ یہ ملک میں داخل ہونے والوں کی قطار ہے!! کچھ دیر تو لوگ اپنی کاروں میں بیٹھے قیاس آرائیاں کرتے رہے۔ شاید کسٹم افسران کا چائے کا وقفہ ہے..... شاید ڈیوٹی بدل رہے ہیں۔ لیکن پھر سب نے ہی غیر یقینی نظروں سے چوکی کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اور اکثر لوگ کاروں سے اتر کر چوکی کی طرف چل پڑے..... آخر ہم نے بھی ان کی تقلید کی۔ دیکھا کہ آگے کاروں کی قطار بالکل ساکت تھی۔ کئی لوگ کرسیاں نکال کر دھوپ میں بیٹھے تھے۔ بچے نل پر پانی سے کھیل رہے تھے بلکہ کئی لوگ کاروانوں میں کھانا پکا رہے تھے۔ اکثر لوگ ہنگری اور پولینڈ کے باشندے تھے۔ جو زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہم سے باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ خاصی دور چل کر ہمیں ایک آئرش جوڑا ملا جو ہم سے کئی پہلے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۵ - ۲۰ منٹ کے بعد دو کسٹم آفیسر آتے ہیں اور ۴ - ۵ کاروں کی تلاشی لے کر چلے جاتے ہیں۔ اور پھر مکمل خاموشی ہو جاتی ہے۔ اس آئرش جوڑے کے ساتھ باتوں میں اچھا وقت گذرا ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ پولش اور ہنگیرین کی چھوٹی چھوٹی کاریں اشیاء خوردنی سے بھری پڑی ہیں۔ ہم نے مضحکہ خیز نظروں سے دیکھا۔ بھلا ڈبل روٹی اور پانی بھی دوسرے ملکوں میں لے جانے کی چیز ہے!! وقت کے ساتھ ساتھ ہنسی مذاق نے اکتاہٹ اور بے چینی کی جگہ لے لی۔ کہیں کسی نے کسٹم آفیسر کو سگریٹ کے ڈبے دیئے تو اس نے کچھ کاروں کو گذرنے دیا۔ تو کہیں کچھ نوٹ لے کر تلاشی لینی چھوڑ دی۔ ہماری قطار یعنی غیر سوشلسٹ ملکوں کی طرف تو کسی کی توجہ ہی نہیں تھی۔ بچیاں بھی اس بے مقصد انتظار اور بھوک سے تنگ آگئیں۔ آخر خدا خدا کر کے ہماری باری آئی۔ کار سے سب سامان باہر نکالا گیا۔ اور ہر چیز کا تفصیلی معائنہ ہوا۔ کسٹم آفیسر بار بار کہتا تھا کہ آپ کے پاس بائیبل یا اسلحہ ہے تو آپ کے لئے بہت مصیبت ہوگی۔ اس افسر سے رہائی کے بعد ملکی کرنسی تبدیل کروائی اور پٹرول کے کوپن لئے ـــ یہاں پٹرول صرف کوپن سے ملتا ہے۔ ملکی لوگوں کو ہر ماہ پٹرول اور کھانے پینے کی اشیاء کے بھی مقررہ کوپن ملتے ہیں۔ لیکن غیر ملکی اپنی مرضی سے جتنے چاہیں کوپن خرید سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ اطلاع ملی کہ ہم صرف غیر ملکیوں کے مخصوص پٹرول اسٹیشن پر جا سکتے ہیں۔ اسی طرح غیر ملکیوں کو فی کس فی یوم کی شرح سے ملکی کرنسی تبدیل کروانی پڑتی ہے جو نہ ملک سے باہر لے جائی جا سکتی ہے۔ اور نہ واپس تبدیل ہو سکتی ہے۔ ۵ گھنٹے ان سب مراحل سے گذرنے کے بعد ہم قریبی شہر کی جانب روانہ ہوئے تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ دکانیں دفتر بند تھے۔ کسی قسم کی معلومات فراہم نہیں ہو سکتی تھیں۔ ہم نے نقشے کے مطابق اپنی منزل تلاش کرنی شروع کی۔ کچھ دور جا کر مین روڈ مل گئی۔ اس وقت بجلی بند تھی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا اور بیحد چوڑی سڑک جس پر کوئی نشان نہ تھا۔ انگلینڈ کے برعکس سڑکوں پر کاریں نہ تھیں اور نہ بنی نوع انسان۔ اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو مچھروں کے سوا استقبال کرنے والا کوئی نہ تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد پھاٹک کھلا۔ ضروری کاغذات اور پاسپورٹ جمع کروانے کے بعد ہمیں رات گذارنے کی جگہ ملی۔ صبح اٹھ کر دیکھا تو ویران سا ہوٹل، غسل خانوں میں نہ پانی۔ اور نہ ٹائلٹ پیپر۔ خیر ناشتے کے بعد ہم یہاں سے روانہ ہوئے تو دن کی روشنی میں رومانیہ کا نظارہ کیا۔ ناہموار سڑکیں۔ بوسیدہ مکان۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس لوگ، جن کے چہروں پر غربت کے باوجود مسکراہٹ تھی۔ کالی کالی دکانیں، جن کے اندر چند بوتلیں، ڈبے، شکر، پنیر وغیرہ کی بوریاں، صابن کے بلاک، مٹی کا تیل اور باہر سوشلسٹ عوام کی لمبی لمبی قطاریں۔ جن کے پاس اگر پیسے بھی ہیں تو معمولی اشیاء خورد و نوش نایاب ہیں۔ ہمیں شاید اس لئے بھی زیادہ تعجب ہوا کہ ہمارے ذہنوں میں غربت کے ساتھ ایتھوپیا۔ چاڈ۔ بنگلہ دیش جیسے ملکوں کے رنگدار لوگوں کا تصور ابھرتا ہے۔ لیکن یہاں گورے چٹے بھورے بالوں نیلی آنکھوں والے یورپین بچے سڑکوں پر ننگے پاؤں دکھائی دیتے ہیں جو ہاتھ پھیلانے سے بھی ہچکچاتے نہیں تھے۔ سڑک کے دونوں جانب جگہ جگہ عورتیں کشیدہ کاری کرتی نظر آتیں۔ درختوں سے تاریں باندھ کر ان پر کاڑھی ہوئی چادریں۔ میز پوش۔ بلاؤز اور فراک لٹکائے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کا کشیدہ بلوچی کشیدے سے ملتا جلتا ہے۔ عورتیں اور لڑکیاں ہاتھ پھیلا پھیلا کر گذرنے والوں کو اپنی چیزوں کی طرف متوجہ کرتیں۔

سڑک پر ٹریفک کم لیکن پٹرول اسٹیشنوں پر لمبی لمبی قطاریں ہوتیں۔ بعض اوقات تو ½ کلومیٹر تک قطار نظر آتی۔ اور لوگ پٹرول بچانے کے لئے کاروں کو دھکیل کر آگے لے جاتے۔ یہی حال دکانوں۔ بیکریوں وغیرہ کا ہوتا۔ لیکن عوام کے چہروں پر نہ اضطراب ہوتا نہ دھکم پیل ہوتی گویا قطار میں کھڑے ہونا زندگی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ پہلے پہل ہمیں یہ علم نہ تھا کہ TOURIST صرف مخصوص دکانوں اور ہوٹل سے چیزیں خرید سکتے ہیں چنانچہ ایک بار ہم بیکری کی قطار میں کھڑے ہوگئے۔ سب نے ہمیں عجوبۂ عالم کی طرح دیکھا لیکن ہم ہمت کر کے کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بیکری میں کام کرنے والی لڑکی نے ہمیں کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔ تو ہم نے فوراً پیسے اس کے آگے رکھ دیئے اور ڈبل روٹی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ مسکرا کر چلی گئی۔ پیچھے سے ایک ادھیڑ عمر عورت آئی اور ہمارا ہاتھ پکڑ کر آگے لے گئی۔ اس نے اپنا کوپن دے کر ڈبل روٹی خریدی اور ہمیں دے دی۔ باہر آکر ٹوٹی پھوٹی انگلش میں سمجھایا کہ آپ غیر ملکی ہیں۔ یہاں صرف ملکی لوگوں کو کوپن سے ڈبل روٹی ملتی ہے ہمارے اصرار کے باوجود اس نے ہم سے پیسے لینے سے انکار کر دیا۔ ہم اس کی قربانی سے بیحد متاثر ہوئے کیونکہ ہم شوقیہ بازاروں اور دکانوں پر پھر رہے تھے۔ اور اسے اگلے ہفتے دوسرا کوپن ملنا تھا۔ اب بات ہماری سمجھ میں آئی کہ ہنگری اور پولینڈ کے باشندے خورد و نوش کیوں ساتھ لا رہے تھے۔

دورانِ قیام کئی دکانوں اور مارکیٹوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں باسی سبزیاں پھل پڑے ہوتے اور کہیں دودھ۔ مکھن۔ پنیر۔ اچھی قسم کا صابن یا شیمپو نظر نہیں آئے۔ دراصل رومانیہ کی پیداوار کا ½ حصہ روس کو ملکی قرضہ کی ادائیگی میں برآمد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اشیاء خورد و نوش کی سخت قلت ہے۔ البتہ بلیک مارکیٹ میں غیر ملکی سامان مل جاتا ہے۔ شام ہوتے ہی بڑے ہوٹلوں کے ارد گرد ملکی نوجوان اور بچے TOURISTS سے چیزیں خریدنے کے لئے جمع ہو جاتے جسے وہ آگے بہت منافع پر فروخت کرتے ہیں۔ جینز۔ ٹریک سوٹ وغیرہ وہاں بہت مقبول ہیں۔ ایک بار ہم ٹریفک لائٹ پر رکے تو ساتھ والی کار سے کسی نے میرے میاں کے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا اور خریدنے کی خواہش کی۔ ہمارے قیام کے آخری دن ہوٹل میں کام کرنے والی دو کم عمر لڑکیاں صبح صبح آئیں اور صابن شیمپو غرض ہر چیز خریدنے کو تیار تھیں۔ دورانِ سفر ایک بار ہم کھانا کھانے کے لئے ایک خوبصورت مقام پر ٹھہرے۔ قریب پینے کے پانی کا نل لگا ہوا تھا۔ ایک مجذوب وہاں پھر رہا تھا۔ جسے ہم نے کھانا دیا۔ ہمارے پاس ایک خالی ٹن تھا جسے ہم نے دھو کر نل کے پاس رکھ دیا کہ شاید اس مجذوب کے کام آئے۔ ایک نوجوان جو بظاہر بہت خوشحال لگتا تھا جلدی سے اپنی کار سے نکلا اور ٹن اٹھا کر لے گیا۔

کاؤنٹ ڈریکولا جس کے نام سے بچے اب بھی خوفزدہ ہوتے ہیں۔ رومانیہ کا ایک نواب اور ہیرو تھا۔ جس نے اپنے سپاہیوں کو ترکوں کے خلاف لڑایا تھا۔ یہاں ایک شہر میں اس کا قلعہ ہے جسے زائرین دیکھنے آتے ہیں۔ ہم بھی لمبا سفر طے کر کے وہاں گئے لیکن یورپ کے معیار کے مطابق اس مقام کو TOURIST ATTRACTION

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ السلام سمیع ۔ سنڈرلینڈ

جسم کے جوڑوں کے دردوں کا علاج

بذریعہ خوراک

امید ہے آپ بمعہ اہل و عیال بخیریت ہوں گے اور جلسہ پر آنے کی تیاری میں مشغول ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بخیریت جلسہ سالانہ پر لاوے۔

ذیابیطس اور موٹاپے کا علاج تو بذریعہ خوراک ہوتا ہی ہے اخبار الفضل میں۔ پھر آپ نے لکھا کہ دل کی بیماریوں کی روک تھام اور علاج بھی بذریعہ خوراک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر امۃ المصوّر نے لاہور سے اخبار الفضل میں لکھا کہ نہ صرف دل کی بیماریوں کی روک تھام بلکہ کینسر کی روک تھام بھی بذریعہ خوراک ہو سکتی ہے بشرطیکہ یہ بیماریاں مریضوں کو اپنے خاندان سے ورثہ میں نہ ملی ہوں۔ اب میں جوڑوں کے درد کی بیماریوں کے متعلق بھی اپنا مضمون لکھ کر بھجوا رہی ہوں کہ بذریعہ خوراک جوڑوں کے درد کی بیماریوں کا بھی علاج صرف چند ہفتوں میں ہو سکتا ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو اس مضمون کو بھی اخبار الفضل میں شائع فرما دیں۔ مہربانی ہوگی۔

جسم کے مختلف جوڑوں میں دردوں کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری ہر عمر میں ہو سکتی ہے اور اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ یہ بیماری نہ متعدی ہوتی ہے اور نہ اس بیماری سے مریض کی فوری وفات کا خطرہ ہوتا ہے اس وجہ سے اس بیماری کی طرف لوگ کم ہی توجہ دیتے ہیں۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ اس بیماری کا کوئی معقول علاج نہ پہلے تھا نہ اب ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں ہونے کی امید ہے جو علاج ہے بھی وہ گراں ہے اور خطرناک بھی ہے چونکہ اس بیماری سے علاج کے لئے جو ادویات کھانی پڑتی ہیں ان سے خون کا کینسر ہو سکتا ہے آنکھوں کی بینائی جا سکتی ہے۔ معمولی اسپرین جو اس بیماری میں عام استعمال ہوتی ہے سے سینکڑوں اموات ہو جاتی ہیں چونکہ اس کے کھانے سے معدہ سے خون جاری ہو جاتا ہے جو موت کا سبب بن سکتا ہے۔ اس بیماری سے آدمی چلنے پھرنے سے معذور ہو سکتا ہے۔ اس کی مالی حالت کمزور ہو جاتی ہے۔ کام کرنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی جسمانی اور مالی طور پر پریشان ہو جاتا ہے مریض خود بھی اپنے آپ کو تنہا اور تکلیف میں محسوس کرتا ہے۔ خاندانی حالات بھی بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اس بیماری سے مرد اور عورتیں دونوں ہی متاثر ہوتے ہیں۔ جوڑوں میں درد ہر وقت رہتا ہے سوزش ہو جاتی ہے، جوڑ سوج جاتے ہیں اور ان کو ہلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ جوڑوں میں سختی آ جاتی ہے کئی ایسے مریضوں کی عقل داڑھ اس وجہ سے نکلوا دی گئی کہ ان کو آرام آ جاوے مگر عقل داڑھ کے نکلنے سے بھی ان کی تکلیف بدستور قائم و دائم رہی اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔

آجکل اس بیماری کا علاج بذریعہ خوراک کیا جاتا ہے جو کافی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ چونکہ ڈاکٹروں کے پاس بذریعہ خوراک علاج کرنے کا وقت نہیں ہوتا اس وجہ سے مریض کو خود ہی اپنا معالج بننا پڑتا ہے یہ آجکل خیال ہے کہ یہ بیماری ان لوگوں کو ہوتی ہے جو POLISH یا [illegible]ISED خوراک کھاتے ہیں۔

اس وجہ سے مریض مندرجہ ذیل خوراک بالکل نہ کھائیں۔

آٹا اور اس سے بنی ہوئی اشیاء۔ کافی۔ چائے۔ کوکا کولا۔ سوفٹ ڈرنک سکویش۔ آئس کریم۔ جام۔ جیلی، کیک پیسٹری، چینی۔ کسٹرڈ، پڈنگ۔ اعلیٰ قسم کے چاول گنٹھیا کے مریض کلیجی گردے اور سنگتروں کا رس بھی استعمال نہ کریں۔

جو اشیاء ہر وقت کھائی جا سکتی ہیں:۔

آلو۔ گاجریں، مولیاں، ہری مرچیں پیاز۔ مچھلی۔ گائے کا گوشت، بکرے کا گوشت۔ دیسی مرغی کا گوشت اور اس کے انڈے۔ دالیں۔ پالک۔ چقندر۔ میتھی۔ شلغم۔ مٹر۔ ہری پھلیاں چھلیاں مکئی کا آٹا۔ سیب۔ لوکاٹ۔ تربوز۔ آلوچے۔ انگور۔ سنگترے۔ کلیجی۔ دل گردے مچھلی کا تیل۔ دودھ گھٹیا قسم کے چاول بادام۔ مونگ پھلی۔

اب میں ایک ہفتے کا علاج بذریعہ خوراک لکھ دیتی ہوں۔ جو اگر چند ہفتے کیا جاوے تو بالکل آرام آ جاتا ہے اور مریض تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔

پہلے روز۔ ناشتہ میں۔ دوپہر کے کھانے میں، شام کے کھانے میں صرف پانی پئیں اور کچھ کھائیں۔ آٹھ گلاس آٹھ اونس والے پانی کے پئیں۔ یہ خیال کہ پانی زیادہ پینا چاہئیے تاکہ گردے، پھیپھڑے اور کھال کے مسام صاف ہوں بالکل غلط ہے۔ پیاس لگے تو پانی ضرور پئیں ورنہ پئیں۔ اگر پینا ہے تو دودھ خوب پئیں خواہ گائے کا ہو یا بکری کا یا بھیڑ کا۔

دوسرے روز:۔ ناشتہ انگوروں کے رس اور کیلوں کا کریں۔

دوپہر کا کھانا: گائے کا گوشت۔ ہری مرچ۔ سلوت۔ چاول گھٹیا قسم کے۔ ٹماٹر۔ گاجر۔ مولی۔ سیب۔

شام کا کھانا۔ تازہ پھل۔ تازہ پکی ہوئی یا بغیر پکی ہوئی سبزیاں۔

صبح شام دودھ اور مچھلی کا تیل ضرور پئیں۔ اور روزانہ پئیں۔

تیسرے روز:۔ ناشتہ تازہ پھلوں کا رس۔ دودھ۔ انڈے۔ مچھلی

دوپہر: بکرے کا گوشت۔ گوبھی۔ ٹماٹر آملیٹ۔ جوس کا گلاس۔

شام کے وقت مچھلی۔ پیاز۔ ہری مرچ آلو۔ تازہ پھل۔ تازہ سبزی۔ ٹماٹر۔

چوتھے روز: ناشتہ تازہ پھل جوس۔ انڈے۔

دوپہر: مرغی کا گوشت دودھ، پھل، چاول۔ کلیجی۔ دل گردے۔

شام: پالک گوبھی ٹماٹر۔ میتھی گاجر۔ مولی۔ شلغم۔ دودھ اور مچھلی کا تیل صبح شام ضرور پئیں۔

پانچویں روز:۔ ناشتہ تربوز۔ دودھ۔ تازہ پھل اور ان کا جوس کلیجی دل گردے۔

دوپہر: ٹماٹر۔ گوبھی دودھ۔ پیاز ہری مرچ۔ دال۔ بکرے کا گوشت۔

شام: تازہ پھل، تازہ سبزیاں۔ مچھلی۔ چاول۔ انڈے۔ چھلیاں مکئی کی۔

چھٹے روز:۔ ناشتہ: انگور کھائیں۔ دودھ پئیں آلو لے لیں۔

دوپہر: سلاد مٹر، پھلیاں تازہ پھل تازہ سبزیاں۔ انڈے۔ مچھلی۔

شام: گائے کا گوشت۔ پھلوں کا رس۔ ٹماٹر۔ سیب۔ مکئی کی روٹی۔

ساتویں روز: ناشتہ کے لئے دودھ۔ جوس پھلوں کا۔

دوپہر:۔ دیسی مرغی۔ گاجر، انگور سیب۔

شام: مکئی کی روٹی۔ تازہ سبزیاں مچھلی کا تیل اور دودھ صبح شام ضرور پئیں۔

خوراک میں خود بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔

احتیاط: قبض بالکل نہ ہونے دیں۔ اگر قبض ہو جائے تو قبض کشا گولیاں ضرور کھا لیں۔ VITAMINS + MINERALS کہا جاتا ہے کہ زیادہ پکی ہوئی خوراک کھانے سے اس کی وٹامنز اور کیلریز زیادہ گرمی اور زیادہ پانی کے استعمال سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے جوڑوں کے درد شروع ہو جاتے ہیں۔ چند ہفتے مندرجہ بالا خوراک کھانے سے مریضوں کی تکلیفیں دور ہو جائیں گی اور پھر وہ دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے۔ دوسروں کے دست نگر نہ رہیں گے وہ اپنے آپ کو صحت مند تندرست و توانا محسوس کرنے لگ جاویں گے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

نہیں بنایا گیا۔ قلعہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ لیکن یہاں چند ٹورسٹ تھے اور باہر چھوٹا سا کیفے جہاں آئس کریم، کیک اور مشروبات بکتے تھے۔ قریب ایک قبرستان تھا۔ ہمیں تعجب ہوا کہ اس کی حالت بہت اچھی تھی اکثر قبریں پکی تھیں۔ اردگرد پھول اُگے ہوئے تھے۔ بعض پر مدفونوں کی تصویر بھی لگی تھی۔ سارا قبرستان بہت صاف ستھرا تھا لیکن کسی قبر پر صلیب یا کوئی نشان نہیں تھا۔ البتہ نئی قبروں پر کمیونسٹ پارٹی کا نشان ضرور ہوتا۔ سوشلزم سے پہلے رومانیہ کا مذہب عیسائیت تھا۔ لیکن دوسری پابندیوں کے ساتھ یہاں مذہبی پابندی بھی ہے۔ اگرچہ مذہب اور ایمان کا معاملہ تو دلوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں کوئی گرجا گھر کوئی عبادت گاہ یا مذہبی نشان دیکھنے میں نہیں آیا۔ لیکن ان تمام مسائل کے باوجود رومینین لوگ ہنستے مسکراتے نظر آتے تھے۔ سڑکوں پر ہر کس و ناکس ہاتھ ہلا کر سلام کرتا ہے۔ پولینڈ اور ہنگری کے باشندوں کی نسبت ان لوگوں میں دوستی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

کسٹم کے گذشتہ تجربے کے بعد ہم نے آخری رات بارڈر کے ہوٹل میں گذاری تاکہ علی الصبح یہاں سے روانہ ہو سکیں۔ نتیجۃً ہمیں سرحد پار کرنے میں ۲½ گھنٹے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۳۳ میں امتہ الرشید زوجہ منظور احمد سیالکوٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱، ۵، ۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۴۰/- روپے (۲) زیورات طلائی دو تولہ ۳ ۱/۲ رتی مالیتی ۷۰۲۱/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید زوجہ منظور احمد سیالکوٹی ۵۹/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ منصور احمد مبارک پسر موصیہ۔ وصیت نمبر ۲۷۰۷۲ گواہ شد نمبر ۲ منظور احمد سیالکوٹی۔ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۳۴ میں مستری غلام محمد میانوی ولد احمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ کارپینٹر عمر ۶۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۶۰ء ساکن ۱۲/۴۴ دارالیمن شرقی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱، ۴، ۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۲/۴۴ برقبہ ۱۲ مرلہ واقع دارالیمن شرقی ربوہ مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- + ۶۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن وکارپینٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مستری غلام محمد میانوی ۱۲/۴۴ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ خلیفہ صباح الدین دارالیمن ربوہ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۳۵ میں امتہ الوحید زوجہ ملک ظفر اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 119/7-D-R کسووال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱/۲/۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) سلائی مشین مالیتی ۱۳۷۵/- روپے (۲) رسٹ واچ مالیتی ۵۵۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم مالیتی ۲۳۰۰۰/- روپے (۴) طلائی زیورات وزنی ۱۱۵ گرام مالیتی ۳۳۱۲۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الوحید زوجہ ظفر اللہ ملک صاحب چک نمبر 119/7-D-R کسووال ضلع ساہیوال۔ گواہ شد نمبر ۱ برکت اللہ ملک صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 119/7-D-R ضلع ساہیوال۔ گواہ شد نمبر ۲ ظفر اللہ ملک وصیت نمبر ۲۶۴۴۳ خاوند موصیہ

فری کمپیوٹر کوچنگ کلاس

- INTRODUCTION TO COMPUTER.
- OPERATING SYSTEM.
- COMPUTER NET-WORKING.
- COMPUTER PROGRAMING.
- COMPUTER ARCHITECTURE
- COMPUTER APPLICATIONS AND COMPOSING
- DATA BASE MANAGMENT

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ شعبہ صنعت وتجارت کے تحت فری کمپیوٹر کوچنگ کلاس کا جامعہ احمدیہ میں ۱۲ جون سے آغاز کیا جا رہا ہے جہاں کوالیفائیڈ انجنیئرز کی زیر نگرانی باقاعدہ کمپیوٹر پر فری ٹریننگ دی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے خدام ۱۰ جون تک اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

رابطہ کیلئے:-
دفتر مقامی شعبہ صنعت وتجارت
وقت شام ۷.۰۰ بجے تا ۸.۳۰ بجے
فون: ۹۴۸

ہمدردی خلائق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا
"اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰۔ ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہے اور اس کے ماحول میں برکت دیا گیا) کا یہی مطلب ہے کہ جو شخص اس آگ میں پڑے گا وہ برکت پا جائے گا اور جو اس کے اندر نہیں پڑے گا بلکہ اس کے قریب آکر کھڑا ہوگا گویا اس سے کم حصہ لے گا وہ بھی برکت دیا جائے گا اگر (جو آگ میں ہے) سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ مَنْ حَوْلَهَا سے کیا مراد ہے۔ اس وقت سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آگ کے پاس اور کون تھا۔ جس کے لئے من حولہا فرمایا گیا۔ پس اس جگہ کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ قانون بتایا گیا ہے کہ جو اس آگ میں پڑے گا وہ بھی برکت پائے گا اور جو اس کے پاس آکر اس کی گرمی حاصل کرے گا وہ بھی برکت پائے گا۔ اور ماضی کا لفظ مضارع کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی برکت دیا جائے گا۔

پرانے زمانے میں دلی کے ایک بزرگ تھے۔ ان کے پاس ایک دفعہ ان کا ایک مرید آیا۔ اور اس نے کہا کہ ہمارا جو یہ خیال ہے کہ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی ہندوستان کے نبی تھے یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک آگ جل رہی ہے اور حضرت کرشن جی تو اس کے اندر ہیں اور حضرت رام چندر جی اس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ وہ بزرگ کہنے لگے تم نے اس خواب کی تعبیر غلط سمجھی ہے۔ آگ کے معنے محبتِ الٰہی کی آگ کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ کرشن جی خدا تعالیٰ کی محبت میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور رام چندر جی ان سے کم درجہ رکھتے تھے۔ اسی لئے حضرت کرشن جی تو آگ کے اندر جلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اور رام چندر جی آگ کے کنارہ پہ کھڑے ہوئے نظر آئے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

یعنی پہلے سے آدھا وقت لگا۔ یہ سفر ہمارے لئے ایک دلچسپ تجربہ تھا۔ جس کے رد عمل میں ہمیں ایک آزاد جمہوری ملک کی آزادیوں اور نعمتوں کی صحیح رنگ میں قدر ہوئی۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے انگلینڈ واپس آئے۔۔۔۔

(ماخوذ از النصرت اپریل تا جون ۱۹۸۹ء)
یو۔ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

○ مس عاصمہ جہانگیر سیکرٹری جنرل حقوق انسانی کمیشن برائے پاکستان نے کہا ہے کہ خواتین، اقلیتیں اور ترقی پسند شہری شریعت بل کے پاس ہو جانے سے خاصے متفکر ہیں۔ اور یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ یہ بل خواتین کو اور اقلیتوں کو حفاظتی اقدام فراہم کرے گا۔ ایک بیان میں جو لاہور میں جاری کیا گیا انہوں نے کہا کہ جس طریق پر شریعت بل منظور کروایا گیا ہے اسے انتہائی غیر جمہوری کہنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سرکاری ذرائع ابلاغ نے لوگوں کو غلط معلومات فراہم کیں اور ایسا کرنے کی وجہ سے لوگوں کے ذہن صاف نہ رہے۔ ان ذرائع ابلاغ نے سرکاری پالیسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوب خوب تعریف کی حالانکہ انہیں اس بات کا بھی پوری طرح علم نہیں تھا کہ اس بل کے مشتملات کیا ہیں۔

مس عاصمہ نے کہا کہ جہاں تک بل کی منظوری کا تعلق ہے اسے متفقہ طور پر منظور نہیں کیا جا سکا۔ جن لوگوں نے اس کی منظوری کے لئے ووٹ دیئے ان میں سے بھی بعض اس سے بد دل تھے۔ اور بعض نے یہ بھی اظہار کیا کہ انہیں اس کے حق میں ووٹ دینے کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔

وہ کہتی ہیں کہ پارلیمنٹ نے اب تک قانون سازی کا تمام کام صدر مملکت کے سپرد کر رکھا ہے۔ جو آرڈیننس پر آرڈیننس جاری کر رہے ہیں۔ اور پارلیمنٹ کے احترام کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ پارلیمنٹ کو جو بل منظور کرنے کے لئے دیا گیا وہ صرف شریعت بل تھا اور ایسا اس لئے کیا گیا کہ اراکین اسمبلی اس نہایت متنازعہ بل کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں۔

مس عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ جہاں تک فیملی قوانین کا تعلق ہے اب انہیں عدالتی نظر ثانی کے لئے بھیج دیا جائے گا اور مذہبی آمریت کو مسلط کر دیا جائے گا۔ جس سے اقلیتوں کے حقوق پر زد پڑے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمہوریت پسند قوموں کے لئے یہ شکست کے مترادف ہے۔

○ گذشتہ روز جمعہ (۳۱ مئی) شام نے کہا کہ جہاں تک امریکی صدر جارج بش کی مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کے کنٹرول کے متعلق پالیسی کا تعلق ہے یہ بظاہر اسرائیل کی برتری کو فروغ دے گی۔ وزیر خارجہ فاروق الشرع نے ایک بیان میں کہا کہ شام ابھی تک امریکی خیالات (مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کے کنٹرول کے سلسلے میں) پر غور کر رہا ہے۔ اگرچہ اس کے سرسری مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کا اصل مقصد اسرائیل کی برتری ہے۔ بش نے اس سے دو روز پہلے امن سکیم کا اعلان کیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ نیوکلیئر کیمیکل اور بیالوجیکل اسلحہ کو مشرق وسطیٰ میں ممنوع قرار دے دینا چاہیئے اور روایتی اسلحہ کو بھی کم کیا جانا ضروری ہے۔ شام کے پہلے سرکاری ردّ عمل کے طور پر شرع نے کہا کہ جہاں تک ان تجاویز کا تعلق ہے یہ عرب ریاستوں کو بہت نقصان پہنچائیں گی اور ان کی حفاظت پر زد ماریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل اپنی فیکٹریوں میں ہر قسم کا اسلحہ تیار کرتا ہے خواہ روایتی ہو یا یک دم زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلانے والا۔ جبکہ عرب ریاستوں کے پاس یہ اہلیت نہیں ہے۔ شرع نے کہا کہ اسرائیل کی موجودہ کوششوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے جن کے ذریعے وہ مزید اسلحہ درآمد بھی کر رہا ہے اور اپنے اسلحہ کو بہتر بنانے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ وہ درحقیقت اسرائیل میں امریکی سیکرٹری دفاع ڈک چینی کے بیان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ڈک چینی نے کہا تھا کہ امریکہ کا اسلحہ اسرائیل میں جمع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اگر جنگ ہو تو اس اسلحہ کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکے۔ شرع نے کہا کہ جہاں تک اسلحہ کے کنٹرول کا تعلق ہے یہ سکیم اس وقت پیش کی جانی چاہیئے۔ جب امن کانفرنس بلائی جائے۔ نہ ایسے وقت کہ اسرائیل عربوں کی زمین کو اپنے استعمال میں لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے اور زیادہ مناسب ہے کہ تمام کوششیں اس بات کے لئے کی جائیں کہ اس علاقے میں امن قائم ہو اور اس امن کا قیام عالمی قراردادوں کے مطابق کیا جائے۔ اور ان قراردادوں کے نتیجہ میں اسلحہ کی کمی وقوع پذیر ہو۔

ملکی خبریں

○ سکھر سے چالیس کلو میٹر دور گھوٹکی کے مقام پر کراچی سے راولپنڈی جانے والی تیز گام ریلوے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۴۰ افراد ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہو گئے ہیں تیز گام کی آٹھ بوگیاں جن میں چار سلیپر اور چار پسنجر تھیں پٹڑی سے اتر کر تباہ ہو گئیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر سی ایم ایچ پنوں عاقل کے علاوہ سکھر اور گھوٹکی کے سول ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔ فوج کے جوان سول عملے کی امداد کے لئے فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ خانیوال اور سمہ سٹہ سے امدادی ٹرینیں موقع پر پہنچا دی گئی ہیں۔ وزیر ریلوے اور دیگر اعلیٰ ریلوے افسران موقع پر پہنچ گئے ہیں۔

○ وزیراعظم نے ریلوے کے حادثہ پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دیا ہے اور متاثرہ کنبوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بہترین طبی نگہداشت کا حکم دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ مشرق وسطیٰ میں امن کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوششیں کرتا رہے گا۔ وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کہا کہ اسرائیل اس کانفرنس کا انکار کر رہا ہے۔

○ سویڈن نے لیبیا کے تین سفارت کاروں کو ناپسندیدہ قرار دے کر ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے سویڈن کی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ افراد سویڈن کے قوانین کے منافی حرکات کر رہے تھے

○ جاپان اس امر پر راضی ہو گیا ہے وہ سپر کمپیوٹر فروخت کرنے سے قبل امریکہ سے بات چیت کرے گا۔

○ بھارتی پنجاب میں کمیونسٹ امیدوار سمیت مزید ۱۳ افراد مارے گئے۔

○ بھارت نے وزیراعظم پاکستان کی طرف سے پیش کردہ پانچ قومی کانفرنس کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ بھارتی حکومت کے ترجمان نے اسے پراپیگنڈہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا مقصد پاکستان کی ایٹمی تیاریوں سے عالمی توجہ ہٹانا ہے۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 100/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

کمرشل جائیداد خریدنے کا سنہری موقعہ

ربوہ شہر کے عین وسط گولبازار میں واقع قطعہ نمبر ۱۵/۱۴ برقبہ دس مرلہ جس میں پانچ عدد دکانیں (پانچ نیچے پانچ اوپر) تعمیر شدہ ہیں۔ چھٹی دکان کی تعمیر کیلئے جگہ خالی ہے۔ یہ دکانیں الگ الگ یا اکٹھی فوری فروخت کیلئے موجود ہیں۔ خاکسار یا مکرم محمد سلیم احمد صاحب محتسب امور عامہ سے رابطہ قائم کریں۔
المشتہر: مبارک احمد طاہر مختار عام یکے از مالکان (دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

لاہور میں لیزر پرنٹر پر خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اُردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷
Concept Advertisers